# تبصرہ کتب

| | |
|---|---|
| نام کتاب | *The Punjab Muslim Students Federation, 1937 - 47* |
| مصنف | ڈاکٹر سرفراز حسین مرزا |
| ناشر | قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت، اسلام آباد |
| سن طباعت | 1991ء |
| صفحات | xxv +491 |
| قیمت | 250 روپے (مجلد) |
| تبصرہ نگار | سعید الدین احمد ڈار |

فن تاریخ نویسی میں تین باتیں بہت اہم ہوتی ہیں- اولاً موضوع، ثانیاً مآخذ اور ثالثاً تجزیہ- ڈاکٹر سرفراز حسین مرزا نے اپنی کتاب:
*The Punjab Muslim Students Federation ,1937- 47*
میں ان تینوں باتوں کو ملحوظ خاطر رکھا - جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کی تاریخ میں تحریک پاکستان کو منفرد مقام حاصل ہے- برصغیر میں مسلمانوں کی آمد سے جو تاریخی عمل شروع ہوا، قیام پاکستان اسکا منطقی نتیجہ تھا- یوں تو اس عمل میں مسلمان معاشرہ کے ہر فرد اور گروہ نے اپنا اپنا کردار ادا کیا مگر کچھ گروہ ایسے تھے، جنکا کردار دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ تھا- ان میں طالب علموں کو نمایاں حیثیت حاصل تھی- اسی لیے قائداعظم نے طالب علموں کو بجا طور پر تحریک پاکستان کا ہراول دستہ قرار دیا-

برصغیر میں مسلمانوں کی تحریک آزادی پر لکھی جانے والی کتب کی اکثریت کل ہند سیاست کے تناظر میں لکھی گئی ہیں اور لکھی بھی جانی چاہیئے تھیں- مگر اس بات کو بھی نظر انداز نہیں کیا سکتا کہ کل اکائیوں سے ہی بنتا ہے اور علاقائی اور مقامی عوامل کو تحریک آزادی پر لکھی جانے والی کتب میں وہ مقام نہیں مل سکا جسکے وہ حق دار تھے- تحریک پاکستان میں طالب علموں کے کردار کا ذکر اکثر و بیشتر کتب میں ضمناً اور مختار زمن کی کتاب *Students' Role in Pakistan Movement* میں خصوصاً موضوع بنا- مگر

کسی خاص علاقہ میں طالب علموں کے کردار پر تحقیق کا پہلو تشنہ رہا- ڈاکٹر سرفراز مرزا نے پنجاب میں طالب علموں کے کردار کو موضوع تحقیق بنا کر اس کمی کو پورا کر دیا ہے- 46-1945ء کے انتخابات اور خضر حکومت کے خلاف سول نافرمانی کی تحریک میں پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن نے جو نمایاں کردار ادا کیا، وہ ہماری تاریخ کا ایک درخشاں باب ہے-

1937ء سے 1947ء تک کا زمانہ برصغیر کی تاریخ میں خصوصی اہمیت رکھتا ہے- اس اثناء میں 1937ء کے انتخابات کے نتیجہ میں قائم ہونے والی کانگرسی وزارتوں نے ہندو عزائم کو بےنقاب کردیا- اگر مسلمانوں کے خدشات کو کسی ثبوت کی ضرورت تھی تو ہندوؤں نے خود مہیا کردیا- 1940ء میں مسلمانوں نے وفاقی نظام کو خیرباد کہہ کر اپنے لئے ایک علیحدہ آزاد مملکت کے قیام کو اپنی منزل قرار دیا اور پھر انہوں نے مسلم لیگ کے جھنڈے تلے اور قائداعظم کی زیر قیادت انگریزوں اور ہندوؤں کی تمام تر مخالفت کے باوجود اپنی منزل مراد کو پا لیا- ڈاکٹر مرزا کی یہ تصنیف اس جدوجہد میں پنجاب کے مسلمان طلباء کے کردار کو اجاگر کرتی ہے- مصنف نے بڑے احسن طریقہ سے طالب علموں کی سوچ اور انکے عمل کا تفصیلی جائزہ لیا ہے- اس کتاب کا مقصد محض پنجاب مسلم سٹوڈنٹس کی مدح سرائی نہیں بلکہ مصنف نے فیڈریشن کی کمزوریوں اور انکے اندر پیدا ہونے والے اختلاف کی بھی نشاندھی کی ہے- انہوں نے 1937ء سے 1947ء تک کے دور میں فیڈریشن کی کارکردگی کو محقق کی نگاہ سے دیکھا ہے اور اسکا تجزیہ کیا ہے-

موضوع میں ڈاکٹر مرزا کی دلچسپی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ 1978ء میں انہوں نے *The Punjab Muslim Students Federation - An Annotated Documentary Survey, 1937 - 47* میں فیڈریشن سے متعلق اہم دستاویز کو مرتب کیا اور پھر اسی موضوع کو اپنے مقالہ کے لئے منتخب کیا- زیر تبصرہ کتاب جو ڈاکٹر مرزا کا تحقیقی مقالہ ہے- پانچ ابواب اور چار ضمیموں پر مشتمل ہے- پہلے باب میں فیڈریشن کی

تشکیل، دوسرے میں 1937ء سے 1940ء تک کے ارتقاء اور بقیہ تین ابواب میں تحریک پاکستان میں فیڈریشن کے کردار کو موضوع تحقیق بنایاگیا ھے-

پہلے باب میں ڈاکٹر مرزا نے ان حالات کا تجزیہ کیا ھے جنکے نتیجہ میں پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن معرض وجود میں آئی- پنجاب کے مسلمان طلباء نے جو چوھدری رحمت علی اور علامہ اقبال کے افکار سے متاثر تھے، علامہ اقبال کی تجویز پر فیڈریشن کے قیام کا مقصد "ھندوستان کے شمال مغرب میں پنجاب، .N.W.F.P، سندھ، بلوچستان اور کشمیر پر مشتمل ایک مسلم نیشنل سٹیٹ کا قیام" کے لئے جدوجہد قرار دیا- فیڈریشن کے قیام کو قائداعظم سمیت مسلمان زعماءنے سراھا اور حسب توقع ھندو تنظیموں اور اخبارات نے بھر پور مخالفت کی-

اپنے ابتدائی ایام میں فیڈریشن نے تنظیم اور تعلیم پرخاص طور پر توجہ دی- مسلمان طلباء میں سیاسی شعور پیدا کرنے اور انھیں اپنے ثقافتی ورثہ سے روشناس کروانے کے لئے سٹڈی سرکل قائم کئے گئے- موسم گرما اور کرسمس کی تعطیلات میں طالب علم صوبہ کے مختلف حصوں میں پھیل جاتے اور عوام تک مسلم لیگ کا پیغام پہنچاتے- 22 مارچ 1940ء کے جلسہ میں طالب علموں کی بھاری تعداد موجود تھی- یہ موضوعات اور ان سے متعلقہ واقعات دوسرے باب کا موضوع ھیں-

قرار داد پاکستان کی منظوری کے بعد برصغیر کے مسلمانوں نے اپنی منزل متعین کرلی - اس منزل کی اھمیت کو عوام الناس تک پہنچانا ایک مشکل کام تھا- اول تو مسلم لیگ کے پاس اتنے ذرائع بھی نہ تھے کہ اخبارات اور دیگر تحریوات کے ذریعے ملک کے گوشے گوشے تک اپنا پیغام پہنچا سکتی - مگر اس سے بھی زیادہ اھم مسئلہ یہ تھا کہ مسلمانوں کی آبادی کی اکثریت دیہاتوں میں آباد تھی اور ناخواندہ تھی- پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن نے یہ ذمہ داری سنبھالی- Rural Sub Committee قائم کی گئی اور طالب علم سائیکلوں پر سوار ھو کر دیہات کی طرف روانہ ھوگئے- 1945-46ء کے انتخابات میں فیڈریشن کی تگ و دو بنیادی طور پر پنجاب میں مسلم لیگ کی

کامیابی کا باعث بنی- مسلم لیگ کی کامیابی کے باوجود گورنر گلنسی نے خضر حیات کو مخلوط وزارت بنانے کی پیش کش کی تو مسلمانوں کے غم و غصہ کے اظہار میں طالب علم پیش پیش تھے اور جب مسلم لیگ نے خضر حکومت کے خلاف راست اقدام کا فیصلہ کیا تو فیڈریشن نے قائداعظم کی آواز پر لبیک کہا اور خضر حکومت کو مستعفی ہونے پر مجبور کردیا- آزادی کے وقت جب لاکھوں کی تعداد میں مسلمان ھجرت کر کے پاکستان آئے تو یہی طالب علم رضاکاروں کی صورت میں سامنے آئے- آخری تین ابواب میں مصنف نے 1940-1947ء تک فیڈریشن کی کارکردگی کا تفصیل سے جائزہ پیش کیاھے-

اس اعلیٰ پایہ کی تصنیف کی تیاری میں ڈاکٹر مرزا نے پاکستان میں موجود تمام اھم ماخذوں سے بھرپور فائدہ اٹھایا ھے- Quaid-i-Azam Papers, Muslim League Archives, Shams-ul-Hasan Collection کے علاوہ Private Collections اور Unpublished Diaries سے بھی استفادہ کرکے یہ ثابت کر دیا ھے کہ اگر جستجو کی جائے تو پاکستان میں اتنا مواد موجود ھے جو کسی جاندار تحقیق کا ماخذ بن سکتا ھے اور ھر وقت India Office کے ماخذوں تک نارسائی کام نہ کرنے کا کوئی معقول بہانہ نہیں- ڈاکٹر سرفراز حسین کی یہ کاوش قابل قدر ھے اور اس کی اشاعت سے قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت، اسلام آباد نے ایک ملّی فریضہ انجام دیا ھے-

* * * * * * * * * * * * * *